

مالِ زکوٰۃ کے اقسام اور نصاب

از دارالافتاء دارالعلوم نقانیہ اکوڑہ خشک

سونے کا نصاب سات تو لے ساٹھ آٹھ ماشے سونا ہے۔ اگر کسی مرد یا عورت کے پاس سات تو لے ساٹھ آٹھ ماشے سونا ہو۔ تو وہ نصاب کا مالک اور اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔ اس نصاب (سات تو لے ساٹھ آٹھ ماشے سونے) سے زکوٰۃ ۲ ماشے ڈھائی رتی سونا دینا پڑے گا۔

سونے اور چاندی کے نصاب مقرر کرنے میں علماء کی تحقیقات اگرچہ ایک دوسرے سے مختلف ہیں مگر اس بارے میں حضرت علامہ مفتی الہند مولانا محمد کفایت اللہ صاحب دہلوی کی تحقیق زیادہ قابلِ اعتماد معلوم ہوتی ہے۔ اس بناء پر دونوں کے نصاب کو ان ہی کی تحقیق کے مطابق لکھا جا رہا ہے۔ "تعلیم الاسلام" حصہ چہارم کے صفحہ ۱۰۴، ۱۰۵ میں ان کی تحقیق ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

چاندی کا نصاب حضرت مفتی صاحب کی تحقیق کے مطابق چوٹن تو لے دو ماشے بھر وزن کی چاندی ہے۔ اس میں سے زکوٰۃ میں چالیسواں حصہ (پہلے) دینا فرض ہوتا ہے۔ پس چوٹن تو لے دو ماشے میں زکوٰۃ ایک تولہ چار ماشے دو رتی چاندی ہوئی جو مرد عورت چاندی کے نصاب کا مالک ہو اس پر اسی مقدار سے زکوٰۃ دینا فرض ہے۔

مسئلہ — اگر کسی کے پاس تھوڑی سی چاندی اور تھوڑا سا سونا ہو۔ مگر نصاب دونوں میں سے کسی کا پورا نہ ہو۔ تو اس صورت میں سونے کی قیمت چاندی سے یا چاندی کی قیمت سونے سے لگا کر دیکھا جائے گا۔ اگر دونوں میں سے کسی کا نصاب پورا ہوتا ہے تو اس کے حساب سے زکوٰۃ دی جائے گی۔ اور دونوں میں سے اگر کسی کا نصاب پورا نہ ہو تو زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔ مسئلہ — کسی مرد یا عورت کے پاس اگر صرف سونا ہو مگر سونے کے نصاب سے کم

ہو۔ یعنی سائت تو بے سائے آٹھ ماشے پورا نہ ہو۔ اور اس کی قیمت چاندی کے نصاب کے برابر یا زیادہ ہو۔ تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔ بشرطیکہ اس کے پاس چاندی کی کوئی اور چیز (روپیہ، زیور وغیرہ) نہ ہو۔

مسئلہ — سونے اور چاندی کی تمام چیزوں میں زکوٰۃ فرض ہے۔ جیسے چاندی کا روپیہ یا سونے کی اشرفی یا برتن یا زیورات وغیرہ۔ اور اس میں نیت تجارت ضروری نہیں۔ سونے اور چاندی کے علاوہ دوسری قسم کے اموال جیسے جواہرات یا مال تجارت تا بنے وغیرہ کے برتن یا دکانیں اور مکانات یا اور قسم کے سامان اگر تجارت کے لئے ہوں۔ تو اس میں زکوٰۃ فرض ہے۔ بشرطیکہ ان اموال کی قیمت شرعی نصاب کے برابر ہو۔ اور اگر تجارت کے لئے نہ ہوں۔ تو پھر ان اموال میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔ اگرچہ ان کی قیمت نصاب سے بھی زیادہ ہو۔

مسئلہ — کسی کے پاس اگر بقدر نصاب سیکاری نوٹ ہوں تو اس میں بھی زکوٰۃ فرض ہے۔

زکوٰۃ کی شرطیں کسی آدمی پر زکوٰۃ اس وقت فرض ہو جاتی ہے جبکہ اس میں سات شرطیں پائی جائیں۔ اسلام۔ عقل۔ بلوغ۔ آزاد ہونا۔ نصاب کا مالک ہونا۔ نصاب کا حاجتِ اصلہ اور قرض سے فارغ ہونا۔ ساتویں شرط یہ ہے کہ اس پر سال بھر گزر جائے۔ اور سال کے اخیر میں نصاب پورا قائم ہو۔ ان شرطوں کے پیش نظر کافر۔ غلام مجنون۔ نابالغ اور ان لوگوں پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے، جو صاحبِ نصاب نہ ہوں۔ اسی طرح ان پر بھی زکوٰۃ فرض نہیں ہے جو صاحبِ نصاب نہ ہوں مگر حوائجِ اصلہ ضروریہ سے وہ نصاب فارغ نہ ہوں یا اگر اس سے قرض ادا کیا جائے تو نصاب بحال نہیں رہتا ہے۔

ان لوگوں پر بھی زکوٰۃ فرض نہیں جو سال کے ابتداء میں ان کے پاس پورا نصاب ہو۔ مگر سال کے اخیر میں وہ نصاب پورا نہ رہا ہو۔ بلکہ اس میں کمی پائی گئی ہو۔

زکوٰۃ ادا کرنے کا صحیح طریقہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے صحیح طریقہ یہ ہے کہ مقدارِ زکوٰۃ کو بطور تملیک ایک مستحق اور مصرفِ زکوٰۃ کو دے دیا جائے۔ یعنی فقیر کو مقدارِ زکوٰۃ پر مالک بنا دیا جائے۔ خدمت یا کام کی اجرت میں زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر مالِ زکوٰۃ سے فقیر کے لئے کوئی کام یا خدمت کی جگہ پر تقسیم کی جائے تو یہ جائز ہے۔

مسئلہ — سال بھر گزر جانے کے بعد زکوٰۃ کو متصل ادا کرنا چاہئے۔ دیر لگانا اچھا نہیں ہے۔ اور سال بھر گزر جانے سے پہلے اگر زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو یہ بھی جائز ہے۔ زکوٰۃ دیتے وقت یا کم سے کم مال زکوٰۃ نکال کر علیحدہ رکھتے وقت یہ نیت کرنا ضروری **نیت** ہے کہ یہ مال میں زکوٰۃ میں دیتا ہوں۔ یا زکوٰۃ کے لئے علیحدہ کرتا ہوں۔ اگر خیال زکوٰۃ کے بغیر کسی کو روپیہ دے دیا جائے اور دینے کے بعد اس کو زکوٰۃ کے حساب میں لگایا جائے۔ تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

مسئلہ — جس کو زکوٰۃ دی جاتی ہے۔ اسے یہ بتا دینا کہ یہ مال زکوٰۃ ہے۔ کوئی ضروری نہیں ہے۔ دینے والے کی نیت کافی ہے۔

مسئلہ — جس قسم کے مال میں مقدار زکوٰۃ واجب ہو، تو زکوٰۃ دینے والے کو یہ اختیار ہے کہ عین وہی مال زکوٰۃ دے۔ یا اس کی پوری قیمت ادا کرے یا قیمت سے کپڑا یا غلہ خرید کر فقیروں کو دیا جائے۔ یہ سب جائز ہیں۔

قرضداروں کو زکوٰۃ دینا کسی شخص نے اگر قرضدار کو زکوٰۃ میں اپنا قرض چھوڑ دیا۔ بغیر اس کے کہ اس سے کچھ لیا یا اسے کچھ دیا۔ تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ اس کے لئے صحیح طریقہ یہ ہے کہ اگر وہ قرضدار محتاج اور فقیر ہو۔ تو اس کو نقد مال زکوٰۃ، زکوٰۃ کی نیت سے دیکر جب وہ اس پر قابض ہو جائے تو پھر اس سے یہ مال اپنے قرضے میں لے۔ یا قرضدار کسی سے مال لے کر زکوٰۃ دینے والے کو اس کے قرضے میں دیدے۔ پھر زکوٰۃ دینے والا اس مال کو بہ نیت زکوٰۃ اس قرضدار کو واپس دیدے۔ اس طریقہ سے زکوٰۃ بھی ہو جائے گی۔ اور قرض سے اس کا ذمہ بھی فارغ ہو جائے گا۔

بھیسٹر بکریاں مال کی چوتھی قسم جس میں زکوٰۃ فرض ہے۔ بھیسٹر، بکریاں ہیں۔ یہ بھیسٹر بکریاں سال بھر یا سال کے اکثر حصے میں شہر سے باہر چراگا ہوں میں جب چرنے ہی سے گزارہ کرتی رہتی ہیں۔ تو ان میں بھی زکوٰۃ فرض ہے۔ ان کا نصاب اور مقدار زکوٰۃ دونوں درج ذیل ہیں: —

چالیس سے جب بھیسٹر بکریاں کم ہوں۔ تو ان میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔ اور چالیس سے لیکر ایک سو پچاس تک ایک بکری یا ایک دنبہ دینا پڑے گا۔ پھر ایک سو اکیس سے لیکر ایک سو پندرہ تک دو بکریاں یا دو دنبہ دینا پڑے گا۔ پھر ایک سو ستر سے لیکر ایک سو نو تک

تین بکریاں دینی پڑیں گی۔ جب پورا چار سو ہو جائیں تو چار بکریاں دی جائیں گی۔ اس کے بعد پھر ہر سو میں ایک بکری دی جائے۔ اس طرح فرض زکوٰۃ ادا ہو گا۔

زکوٰۃ میں وہ بکری یا دنبہ دیا جائے جو اعلیٰ بھی نہ ہو اور ادنیٰ بھی نہ ہو۔ بلکہ اوسط درجے کا ہو۔ نیز اس کی عمر ایک سال سے کم نہ ہو۔

مسئلہ — اگر مویشیوں میں اعلیٰ اور ادنیٰ تو ہوں مگر اوسط نہ ہو تو زکوٰۃ میں یا اعلیٰ دیا جائے اور اوسط کی قیمت سے جو اعلیٰ میں زیادتی پائی جاتی ہے وہ زکوٰۃ وصول کرنے والے سے واپس لے لیا جائے۔ یا ادنیٰ زکوٰۃ میں دیا جائے اور اس کے ساتھ وہ کمی بھی پوری کی جائے جو اوسط کی قیمت سے اس ادنیٰ میں پائی جاتی ہے۔

فرض کیجئے کہ متوسط کی قیمت دس روپے ہے اور اعلیٰ کی قیمت پندرہ روپے ہے تو جب یہ اعلیٰ دے گا تو پانچ روپے اس سے واپس لے گا۔

اسی طرح فرض کیجئے کہ ادنیٰ کی قیمت جو اس نے زکوٰۃ میں دی ہے دس روپے ہے۔ اور اوسط کی قیمت پندرہ روپے ہے۔ تو جب یہ ادنیٰ دے گا تو پانچ روپے اور بھی اس کے ساتھ دے گا۔

مسئلہ — بھیر، بکریوں اور اسی طرح گائے بھینسوں کے چھوٹے چھوٹے بچے نصاب میں شمار نہیں ہیں، جب تک کہ ان کے ساتھ بڑے نہ ہوں۔ یعنی صرف مویشیوں کے بچوں پر زکوٰۃ دینا فرض نہیں چاہیے وہ بقدر نصاب ہوں۔ اور چھوٹے بڑے مل کر بقدر نصاب ہوں تو زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ اور چھوٹوں سے نصاب اس صورت میں پورا کیا جاسکتا ہے مگر زکوٰۃ میں چھوٹے بچے جن کی عمر سال کے برابر نہ ہو نہیں دئے جاسکتے۔

گائے بھینس مال کی پانچویں قسم جس میں زکوٰۃ فرض ہے۔ گائے اور بھینس ہے۔ یہ بھی جب شہر سے باہر چڑا گا ہوں میں جب سال بھر یا سال کے اکثر حصے میں چرنے سے گزارہ کرتے ہیں، تو ان میں بھی زکوٰۃ فرض ہے۔ ان کا نصاب اور مقدار زکوٰۃ دونوں درج ذیل ہیں —

گائے بھینس جب تیس سے کم ہوں تو زکوٰۃ ان میں نہیں ہے۔ اور جب پورے تیس ہو جائیں۔ تو ایک سالہ بچہ خواہ نہ ہو یا مادہ زکوٰۃ میں دیا جائے گا۔ اور جس وقت چالیس کو پہنچ جائیں تو دو سالہ بچہ دینا فرض ہے۔ اور پھر دو سالہ ایک سالہ

بچے دئے جائیں۔ اس کے بعد زکوٰۃ اس طریقہ سے ادا کی جائے گی کہ ہر تین سالوں میں سے ایک سالہ بچہ اور ہر چالیس سالوں میں سے دو سالہ بچہ فرض زکوٰۃ ادا ہوگا۔

مصارف زکوٰۃ کا بیان مستحق زکوٰۃ بھی۔ یہاں مصارف زکوٰۃ سے وہ لوگ مراد ہیں جن کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ اس زمانے میں زکوٰۃ کے مصارف درج ذیل ہیں:-

- ۱۔ فقیر۔ جس کے پاس تھوڑا سا مال اور سامان موجود ہو مگر نصاب کے برابر نہ ہو۔
- ۲۔ مسکین۔ جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو۔
- ۳۔ قرضدار۔ جس کے ذمہ لوگوں کے قرضے ہوں اور قرض سے بچا ہوا مال اس کے پاس بقدر نصاب نہ ہو۔

۴۔ مسافر۔ جو سفر کی حالت میں تنگ دست اور محتاج ہو گیا ہو۔ اس کو بقدر اس کی حاجت کے زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

مسئلہ۔ اسلامی مدارس میں جو طلبہ علم دین حاصل کرتے ہیں، انہیں بھی زکوٰۃ دینا جائز بلکہ افضل ہے۔ دینی مدارس کے منتظمین و ہتھمیں کو جب زکوٰۃ اس لئے دی جائے کہ دین کے طالب علموں پر خرچ کیا جائے تو یہ بھی جائز ہے بلکہ فی زمانہ بہت بہتر اور افضل ہے۔ فقہانے لکھا ہے کہ مصارف زکوٰۃ میں بہترین مصرف دین کے طالب علم ہیں۔

مسئلہ۔ جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے وہ یہ ہیں:-

- ۱۔ مالدار جس پر خود زکوٰۃ دینا فرض ہو۔ یا حاجت اصلیہ سے زائد اور کوئی مال اسکے پاس موجود ہو جس کی قیمت نصاب کے برابر ہو۔ خواہ کوئی سامان ہو۔ ۲۔ سید اور بنی ہاشم۔ جو حضرت حارث بن عبدالمطلب اور حضرت جعفر بن حضرت عقیلؓ، حضرت عباسؓ، حضرت علیؓ رضی اللہ عنہم کی اولاد ہے۔ ۳۔ ماں۔ باپ۔ دادا۔ دادی۔ نانا۔ نانی۔ بیٹا۔ بیٹی۔ نواسا۔ نواسی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ ۴۔ خاوند اپنی بیوی کو اور بیوی اپنے خاوند کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ ۵۔ کافر کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی باقی نفلی صدقات دینے میں مضائقہ نہیں ہے۔ ۶۔ مالدار آدمی کی نابالغ اولاد کو بھی زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ۔ اپنے مزدور یا خدمتگار کو اگر زکوٰۃ دی جائے اور خدمت یا کام کی اجرت میں یہ زکوٰۃ نہیں دی گئی ہو بلکہ بطور احسان دی گئی ہو تو اس میں مضائقہ نہیں۔ اگر وہ خادم یا مزدور صاحب نصاب ہو تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔